

سبتی :- آزمائش شرط ہے

سوال بہرا:- بوڑھے نے سرتے وقت اپنے بیٹے کو کیا نصیحت کی تھی؟

جواب:- بوڑھے نے سرتے وقت اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ یہاں آزمائے لیجئ کسی تو اپنا دوست نہ بنانا اور کسی نہ کسی ور حال پر اپنے عذر بزرگ اور رشتہ داروں کو بھی کسی آزمائش کے وقت ضرور پرکھنے کی لوٹش کرنا، تاکہ آئندہ کبیلہ نہیں تجربہ حاصل ہے۔

سوال بہرا:- سرکاری مخبر کو قتل کی واردات کا پتہ کیسے چلا؟

جواب:- سرکاری مخبر کو قتل کی واردات کا پتہ نوجوان کی بیوی سے چلا۔

سوال بہرا:- مخبر نے پولیس کو کیوں اعلان دی؟

جواب:- مخبر نے اپنے فرائض منصبی اور انعام کے لایحہ میں پولیس کو اعلان دی۔

سوال بہرا:- نوجوان نے قتل کا ڈھونگ کیوں رچایا تھا؟

جواب:- نوجوان نے قتل کا ڈھونگ اپنی بیوی اور اپنے دوست کو آذانے کیا۔
رچایا تھا۔

سوال بہرا:- اس کہانی سے ہمیں کہاں سبتوں ملتا ہے؟

اس کہانی سے ہمیں یہ سبتوں ملتا ہے کہ ہمیں آزمائے لیجئ کسی کو بھی اپنا دوست نہیں بنانا چاہیے اور ہبنا سوچے سمجھے کسی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔

محاورات

پھر لئے سمانا

جملہ

- امتحان میں اول ہن کی خبر سن کر بیس پھر لئے سما پا۔

اٹے پاؤں لوٹنا حالات خراب ہونے کی وجہ سے بیس اٹے پاؤں گھر لوٹا۔

دل بھر جانا اپنے دوست کو تکلیف میں دیکھ کر پیرا دل بھرا۔

یخا بخا رینا احمد کی زبان درازی دیکھ کر میں یخا بخا رہ گیا۔

ڈھونگ رچانا کسی کو آتر مانے کے لئے میں ڈھونگ بھی رچانا پڑتا ہے۔

اپنا الو سیدھا کرنا رانی ہمیشہ اپنا الو سیدھا کرنے میں صروف رہتی ہے۔

باغ باغ یوں بھائی اور بھاونج کے آنے کی خبر سن کر بیس باغ باغ یوگیا۔

دل برداشتہ یوں نایاب کی کھافی سُن کر میں دل برداشتہ یوگیا۔

نظم :- اپنک لڑکی

سوال نمبر ۱ چڑپاں کبسو جھاڑ بیوں میں چھپھاتی ہیں؟

جواب چڑپاں گھنپیری جھاڑ بیوں میں چھپھاتی ہیں؟

سوال نمبر ۲ دوسرے بند پرٹھ کرتا ہے کہ لڑکی اپنی ہم جو بیوں کے ساتھ اپسی جگہ پر رہنا چاہتی ہے؟

دوسرے بند میں شناخت میں یہ باور کرتے ہیں کہ لڑکی اپنی ہم جو بیوں کے ساتھ اپسی جگہ پر رہنا چاہتی ہے۔ جہاں بہسات کے موسم میں بندہ بہمانا ہو، جہاں سوا کی چھپیر سے ایک ایک پتہ تھر تھراتا ہے اور جہاں پچھوٹ کا پانی نہ کے میں گلنگنا تا ہو۔ یعنی اپسی جگہ ہم رہنا چاہتی ہے جہاں ہم طرف خوبصورت مناظر موجود ہو۔

سوال نمبر ۳ کوئی کیسے کبیت گاتی ہے؟

جوار کوئل کی آواز (کوئلو) انسانی کانوں کو اچھی لگتی ہے تو اس نسبت سے ہم یہ لمحے میں کہ کوئل کو کوئے صیطے لیت گافی ہے۔

سوال نمبر ۴ اسی نظم میں لڑکی نے کہا خواہشی ظایر کی ہے؟

اسی نظم میں رڑکی نے یہ خواہشی ظایر کی ہے کہ وہ اپنی ہم جو بیوں اور اپنے جھولے کے ساتھ اپسی جگہ پر رہنا چاہتی ہے جہاں چڑپاں گھنپتے ہوں جھاڑ بیوں میں چھپھاتی ہوں، جہاں پیڑوں کی شاخوں پر خوشبودار کھلبیاں نہیں خوشبو نہ ٹھاتی ہوں اور ان پر کوئی بیسی کوئا کوکے میٹے لگتے ہوں۔

گاتی ہوں، جہاں بارش کے موسم میں سبزہ یہ میٹاتا ہو، جہاں ہوا
 کے چلنے سے پیڑوں کا ایک ایک پستہ تھر تھرا تا ہو، جہاں چشمے کا پانی
 سرم سُر میں گنگنا تا ہو، جہاں ندیوں کا پانی موتیوں کی طرح جھلکتا
 ہو، جہاں چادر ویں طرف چمن میں سبزہ یہ مکتا ہو اور جہاں پھولوں کی
 خونیسوں سے پورا جنگل مکتا ہو۔

خالی جگہوں کو پھر لےئے ۔

- ۱ جہاں گھینبریں جھاڑیوں میں چھپا قی ہوں ۔
- ۲ جہاں ستاخوں پہ کلبیاں نہ نہیں ۔
- ۳ اور ان پر کڑکوں کے بیچھے کیت گاتی ہوں ۔
- ۴ جہاں میں یوں صریح میں ہوں اور جھولا ہوں ۔

جوڑ کر لےئے ۔

چڑپاں	چچھیمانا
کوئل	کوئا کوئا
پھول	خونیسوں
چشمہ	پانی
برسات	سبزہ

نشر میں کچھے

ہمارا نہروں کا بہتا پانی موٹ جیسا دکھائی دیتا ہو۔

ہمارا ہر طرف چمن میں سبزہ یہ راتا ہو۔

ہمارا پھولوں کی خوبیوں سے جنگل کے جنگل میکتے ہو۔

ویاں میں قبری جو لیاں اور چھولا ہو۔

نظم ”ایک لڑکی“، تشریح

یہ بند نظم ایک لڑکی سے لیا گیا ہے اس بند میں شاعر اخیر شعر اپنی ایک لڑکی کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک لڑکی اپنی جو لیوں اور جھولے کے ساتھ تمہنا پسند کرتی ہے ہمارا چڑیاں گھنی جھاؤ یوں میں چڑیاں پچھاتی ہوں ہمارا شاخوں پر کلیاں نئی نئی خوبیوں لٹاتی ہوں اور ان شاخوں پر کوئی سو کوئی میمعھے گیت گاتی ہوں۔

اس بند میں شاعر ایک لڑکی کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ایک لڑکی اپنی سیپیلیوں کے ساتھ اور جھولے کے ساتھ ایسی جگہ رینا پسند کرتی ہے ہمارا بارش کے موسم میں سبزہ پہلیا تا ہو ہمارا بیوا کے چلنے سے پیٹے تھر تھراتے ہیو ہمارا چشمیوں کا پانی نرم سُر میں نہ کتا ہے یوں

اس بند میں دننا غر ایک لڑکی کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک لڑکی اپنی یہم ہولیوں اور جھولے کے ساتھ اس جگہ رینا پسند کرتی ہے ہمارا ندیوں کا پانی موٹیوں کی طرح دکھائی دیتا ہو ہمارا چاروں طرف چمن میں سبز میکتا ہیو اور ہمارا پھولوں کی صلیبوں سے پورا جنگل میکتا ہیو۔

دریے گئے مجھ کے واحد بچے

جماع واحد

جھاڑیاں جھاڑی

شاخیں شاخ

کلپیاں کلپیاں

سم جولیاں سم جولی

چشمے چشمہ

نہر نہر

نبیچے سکھے تنطیوں میں ٹھیٹ، لگائیں

تھر تھر ایٹ، گنگنا ایٹ، سکرا ایٹ، گھر گھر ایٹ

چند خلا باز خواتین

سوال نمبر ۱ خلا کسے کہتے ہیں؟

جواب ہماری زمیں کی سطح فضائی سے زیادہ بلند نہیں ہے۔ ساڑھے گلو بیٹر تک تو خاصی ہوا ہے لیکن تقریباً تین (۳) سو گلو بیٹر کے بعد اس کی حدود ختم ہو جاتی ہیں۔ اسی سے آگے ایک بے کنار اور سنسان کائنات ہے جہاں آواز ہوا پانی، روشنی کچھ بھی نہیں ہے۔ یہی خلا کہلانا ہے۔

سوال نمبر ۲ خلافی پرواز کی ابتداء کب اور کسی ملک نے کی؟
خلافی پرواز کی ابتداء روس نے ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۵ کو کی۔

سوال نمبر ۳ سب سے پہلے خلا ہیں کسے بھیجا گیا تھا؟

جواب سب سے پہلے خلا ہیں لا ٹپکانامی ایک کٹیا کو بھیجا گیا تھا۔

سوال نمبر ۴ خلا ہیں جانے والی پہلی خاتون کسی ملک کی تھیں اور ان کا نام کیا تھا؟

جواب خلا ہیں جانے والی پہلی خاتون ترشیکو تھیں اور وہ روس کی رہنے والی تھیں۔

سوال نمبر ۵ خلا ہیں جانے والی امریکی خواتین کون کون سی ہیں؟

جواب:- سیلی رائڈر، کیتھی سلیوان اور جرڈن جنک امریکہ کی تین خواتین ہیں جو خلا ہیں گئی۔

مسوال نمبر ۱) ہندوستانی خلا باز خاتون کا کپیانام ہے؟

جواب ہندوستانی خلا باز خاتون کا نام کلپنا چاؤ لے ہے۔

مسوال نمبر ۲) کلپنانے اپنے کسی قول کو سمجھ کیا؟

جواب کلپنانے اسی قول کو سمجھ کر دکھایا کہ ”میں خلائی مشن کیلئے بنی ہموار اور اسی کیلئے صروی گی۔“

خالی جیگوں کو پُرس کیجئے

۱) یہ دراصل کو خلا بیسی یعنی کی تیاری تھی۔

۲) خلا بازی کی یہم ہیں بھی مردوں سے کسی طرح پہنچ پہنچی رہیں۔

۳) امریکہ کی تین خواتین کامیابی کے ساتھ کا سفر کر پہنچی ہیں۔

۴) کلپنا چاؤ لاہوری ہندوستانی باز ہیں۔

۵) ان خواجوں کو پورا کرنا ہی نے اپنی زندگی کا مقصد بنایا تھا

۶) ان کی اس عظیم کو سمجھتے یا درکھا جائے گا۔

خلاصے متعلق پانچ جملے

- ۱- ریمن سے آگے ایک بے کنارا و دستیان کائنات ہے جہاں آواز نہیں
پانی مار و شنخی پچھے بھی نہیں ہے۔ اُسے خلا کرنے یہیں۔
- ۲- خلائی پرواز کی ابتداء و مسی نے کی تھی۔
- ۳- سب سے پہلے رائیکارنا مکی ایک گتیا کو خلا میں سمجھا گیا۔
- ۴- امریکہ نے دو کتنے اور دو بندر خلامیں پہنچھے

کلپنا چاولک کے متعلق پانچ جملے

- ۱- کلپنا چاولک پیدائش یہ ربانہ کے ضلع کرنال میں پکیم جولائی ۱۹۶۱ء کو یہیں
- ۲- کلپنا نے کرنال کے ٹیکر بال نکیتی پبلک اسکول سے ابتدائی تعلیم حاصل کی
- ۳- کلپنا چاولہند وستان کی پہلی خلاباز خاتون ہے۔
- ۴- ۱۹۸۸ء میں وہ امریکہ کے نیشنل ایر و ملکس اینڈ اسپیس ائیر منسٹریشن NASA کے تحقیقاتی مرکز سے والستہ ہو گئیں۔
- ۵- کلپنا کو پہلی بار امریکی خلائی انجنسی "ناسا" کے اسپیس شٹل کے ذریعے خلامیں جانے کا موقع ملا۔

مہادرات

پہل کرنا

خواب دیکھنا

ٹھان لپینا

خلا

پرواز

آلات

جملے

بمیں سلام کرنے میں پہل کرنی چاہیے۔

کلپنائے خلاں پرواز کا خواب دیکھا تھا اور
پوزرا بھی کہا۔

بیس نے اس سال اول آنے کی ٹھان لی۔

ہندوستانی خلاباز خاتون کا نام کلپنائے چاولایدے۔

خلاں پرواز کی ابتداء رومنے کی۔

پرانے زمانے پھرودی سے آلات بنائے جاتے تھے۔

کالم، الف، اور ب کے تحت دیئے گئے لفظوں کو جوڑ دیئے۔

ب

الف

لڈیکا

اسپیونر

روس

ویلسٹن انسٹیوٹ

سیلی رائڈ

امریکہ

کلپنا چاؤلا

ہندوستان

اسپیونر اول
۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء

اسپیونر

یوری گھازی
۱۱ اپریل ۱۹۶۱ء

یوری گھازی

پانچ مرکب الفاظ سمجھے

گل دان، پان دان، ما کوڑا دان، ما نلم دان

آتشی دان

گوتم بدھ

سوال بُرا گوتم بدھ کا اصلی نام کیا تھا اور وہ کہاں پیدا ہوئے ؟

گوتم بدھ کا اصلی نام سدھارنخ تھا۔ وہ تیپال کی موجودہ سرحدوں کے پیچے لمبائی کے عقاں پیر سدھارنخ تھا۔ قبل پیچھے بیسی پیدا ہوئے۔

سوال بُرا گوتم بدھ کے کسی عمر میں زندگی سے کنارہ کشی کی؟

گوتم بدھ ^(۲۶) نے انتیس برس کی عمر میں زندگی سے کنارہ کشی کی۔

سوال بُرا گوتم بدھ یوگی اور سنسیاسی کیوں بنے؟

گوتم بدھ یوگی اور سنسیاسی اسلئے جتنے پکونگہ انہوں نے مشایدہ کیا کہ بیٹھنے والے انسانوں میں اور محروم کے سبب مسلسل ابتلاءوں میں کھڑے رہتے ہیں۔ ہمہاں تک کہ اپنے لوگ بھی اکثر مابوسی اور نافرش رہتے ہیں۔ یہ شخصی بیماری کاشکار ہوتا ہے اور آخر مر جانا ہے۔ اسلئے انہوں نے زندگی سے کنارہ کشی کا فیصلہ کیا اور یوگی اور سنسیاسی زندگی اختیار کی۔ داعی سلوں حاصل کرنے کے لیے۔

سوال بُرا گوتم بدھ کی تعلیمات میں چار اعلیٰ سیجا ہیں کون کون سی ہیں؟

گوتم بدھ کی تعلیمات میں چار اعلیٰ سیجا ہیں۔

۱۔ انسانی زندگی اپنی جبلی جیتیں۔

۲۔ دکھوں کی وجہ خواہشات کا ہیونا۔

۳ خواہشات کو پیدا ہونے سے روکا جاسکتا ہے۔ اسے احتلاج
و مزروان کیما جاتا ہے۔

۴ اس کا عدالت کھڑی تپسیا ہے اور نہ سلسل پیشی مابلکہ میمانہ روی
سے کام لے کر بہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

سوال:- آٹھ راست را ہیوں سے کیا مراد ہے؟
اپنے حقائق کو بنیاد بنا کر گوتم بدھ نے انسانی زندگی کے لئے
آٹھ راہ نما اصول قائم کیے۔ جن کو انشٹ انگ مارگ (آٹھ
اصول کا راستہ) بھی کہا جاتا ہے۔

۱ صحیح علم:- یعنی درست تفظیہ اور مناسبت معاصلہ فہمی
یعنی اگر بنیاد درست ہے تو زندگی درست ہے۔

۲ صحیح ارادہ:- درست ارادہ ہی مزروان کو راہ دکھاتا ہے۔
یعنی مزروان حاصل ہونے پر تمام دکھ فنا ہیو جاتے ہیں۔

۳ صحیح کلام، حق گوئی، انتہم لمحہ، محبت بھری بات چیز
یعنی شرین پیمانی۔ غلط لفظ حمدہ سے کو دعوت حصتی ہے۔
۴ صحیح عمل یعنی اپنی زبان، نظر یا یا باہ سے کسی کو تکلیف نہ
پہنچانا، جوری نہ کرنا، غربیوں کو بیماروں کی قدر کرنا
بہ چلنی سے دور رینا اور خدمت خلق کرنا۔

۵ جائز و حلال کمائی بخی محنت اور ایمانداری سے اپنے لئے روزی کھانا ۔

۶ صحیح کوششی : بہ کوششی جاری رکھنا تاکہ خسں پر انگر نہ ہو اور اس میں ہرے خیالات پیدا نہ ہیں ۔

۷ نیک خیال : خسں کو پوری طرح پیدا رکھنا اور مٹا دے کو عقبوٹ بنانا ۔

۸ صحیح خوار و نکر : درست طریقے سے سوچ ہجارت کرنا اور مراقبہ کے ذریعے ذہنی ٹھیک سخت میں لے جانا ۔

کام اون کو کام ب کے ساتھ مناسب طریقے سے جوڑ لینے

الف ب

گوتم بدھ بدھت کا بانی

پبل وستو سماں ہندوستان کا ایک شہر

یونگ وہی ورزشی

چار اعلیٰ سماجیاں بدھت کی بینا ہی تعلیمات

درست تکریر آہو درست میں سے ایک

خانی جیکیں بھر لیجیے

اگر بہباد درست ہے تو درست ہوگی ۔

۱ درست ارادہ ہی کی راہ دکھاتا ہے ۔

۲ غلط گفتگو کو دعوت دیتی ہے ۔

- ۳ بہ جلنی سے دور رہنا اور خلائق کرنا -
- ۴ محنت اور سرگرمی سے اپنے لئے روزی کھانا -
- ۵ یہ کو شنسی جاری رکھنا اور خوبی نہ ہو -
- ۶ خوبی کو پوری طرح رکھنا
- ۷ درست طریقے سے کرنا -

قواعد

مرکب اضافی :- وہ مرکب ہے جسیں مضاف اور مضاف
الیہ ہوں اور حروف اضافت سے مل کر بننے چاہیے مدینہ
کی کھجوراں، چین کا تلم - ان جملوں میں مدینہ اور چین
مضاف الیہ ہیں - کھجوراں اور قلم مضاف - کی اور کا اضافت

مضاف :- وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کے ساتھ لکھا جائے
مثلاً :- رانی کی کتاب ، چاندی کا صندوق وغیرہ
اس میں کتاب اور صندوق مضاف ہیں۔

مضاف الیہ :- وہ اسم ہے جس کے ساتھ کوئی دوسرا اسم
منسوب کیا جائے مثلاً رانی کی کتاب ، چاندی کا صندوق
ان جملوں میں رانی اور چاندی مضاف الیہ ہیں۔

مثلاً

استاد	→	مضاف الیہ
کا	→	حروف اضافت
}		مرکب اضافی
احترام	→	مضاف

صفت

صفت وہ لفظ ہے جو کسی اسم کی بُرائی، اچھائی پا حالت ظاہر کرے جیسے۔ خوبی عورت، نیک لڑکا مسرخ گلاب ان یہی خوبی نیک اور سرخ صفت ہیں۔

موصوف کسے کہتے ہیں؟

جن اسکوں کی اچھائی، بُرائی ظاہر کی جائے اُسے موصوف کہتے ہیں جیسے بنلا آسمان، نیک لڑکا وغیرہ ان یہی آسمان اور لڑکا موصوف ہیں۔ مثل سرخ اونٹ

موصوف
 صفت
 لا

حروف

محرک تو صیغہ

حروف استدراک ہے۔ پہ وہ حروف ہیں جو شبهہ دور کرنے میں بھروسے ہاتے ہیں۔

حروف استثنی:- وہ معنوی حروف ہیں جو ایک جملے کو دوسرے جملے سے ایک فقط چیز یا شخصی کو درستے نظر چیز یا شخصی سے عالمگردہ کہتے چھے۔ سوا ماں سوا ماں صرف وغیرہ۔

حروف تہذیب:- وہ حروف جو مدرانے والے حکما نے یا خبردار کرنے کے موقع پر ہوئے جانتے ہیں جیسے۔ خبردار یا ہرگز

حروف تاکہد :- وہ حروف جو تاکہد کے موقع پر بولے جائیں

جیسے - ضرور، یہ رگز، دیکھنا، سنتوں سبی وغیرہ -

حروف تشبیہ :- ایسے حروف ہیں جن سے ایک چیز کا دوسرا چیز جیسا ہونا

ظاہر ہیو، مشا - جیسا، ویسا، جوں، ہمہ ہیو، کی طرح وغیرہ -

تذکرہ و تابیث جملوں کے ذریعے -

الغاظ	نحو	ذکر
چاند	چاندن حالا -	فذكر
حسی	حسی بھٹا ہے -	فذكر
ندی	ندی بھٹہ لحسی ہے -	موئث
مکان	مکان بڑا ہے -	فذكر
دیوار	دیوار بڑی ہے -	موئث
کرسی	کرسی بڑی ہے -	موئث
سورج	سورج چک ریا ہے -	فذكر

واحد جمع کا استعمال جملوں کے ذریعے

میرے پاس ایک قلم ہے ۔)

میرے پاس دو لکھا ہیں ۔

لڑکا دوڑ رہا ہے ۔

لڑکے دوڑ رہے ہیں ۔

میں نے سب سی پڑھا ۔

میں نے اسہاق پڑھا ۔

① class - ४th, Unit III Hindi

पाठ्य पुस्तक - पाठ ।, सागर लहरे

301. कविता में वर्णित सागर लहरों का संघर्ष कार्यान्वयन सौन्दर्य सब से अच्छा है। संघर्ष के समय सूर्य अस्ति की शानिमा जब लहरों पर पड़ती है तो यह रंगीन बन जाती है। इन रंगों के आगे इन अनुषों के रंग भी केवल पड़ जाते हैं।
302. कवि ने सागर लहरों को उन कल्पों ओले अनाव कहा है क्योंकि ये समुद्र के जल से ही ऐसा होती है और उसी में विश्वास हो जाती है।
303. प्रातः कानूनी धीमी-धीमी शीतल हवा से जब सागर लहरे व्याकुन्त दोकर उल्लिखित हो उठती हैं तब वे कुसुमावनि सी युलकिर दिखाई देती हैं। संघर्ष के समय सूर्य के रेत से यह लहरे तरुण दल के समाविली हैं। शानि के समय जब आकाश में इमिट्याते हुए तारों का प्रतिक्रिया समुद्र में पड़ता है तब ये तारावली-सी मृदु दीप्तिमान बन जाती है।
304. प्रातः कानूनी हवा से सागर लहरे अपना आप से बैठती हैं और बार-बार प्रति झण तट के छूती हैं।
305. सागर लहरे समुद्र की धारती पर बाच-बाच कर जब गान्ध करती हैं तब चंचल प्रतीत होती है। प्रातः काल की वाय से अधीर, संघर्ष के समय सूर्य से रंग पाकर रंग बिरुद्ध, और शानि के समय चन्द्रमा एवं तारों के प्रकाश से दुर्घ-थवल बन जाती है।
306. सागर लहरे कभी सुस्कराती हैं तो कभी उदास हो जाती हैं। कभी यह आपस में आकर भिल जाती हैं तो कभी अश्रग हो जाती है। किर मी इन के प्राण सागर से ही बंधे हैं।
-

पाठ 2 - सिण्डेला का स्वर्ग

- उ०२. उस लड़की ही जीत के लिए भिज्जेदार थी।
व्योमिक लेखिका के बाहर जाने पर उसी द्वारा वह कोयले के खुले स्टोर में सोई थी। इसे ठंड लग गई।
लेखिका की बेटी सुना ने उसे स्टोर में सोने से मना भी किया परन्तु वह न माना। उसके दिमाग पर सिण्डेला बनने का भूत सवार हो गया था।
- उ०३. लेखिका के फिल में नौकरानी लड़की के लिए दया दोने के साथ-साथ कुदू कमियों भी थी। जैसे नौकर को कम बेतन देना, प्रियकावा करना, नौकरानी पर चोरी चकाई का संदेह करना वजौरा-वजौरा।
- उ०४. नौकरों को धीन-धीन समझने के विचार को प्रकट करने के लिए जीमती गुलाई की अवतारणा की गई है। यदि इसे कदानी में से बिकाऊ दिया जाए तो अमीर लोगों की मानसिकता का वित्तन ठीक ढंग से न हो जाता।
- उ०५. सिण्डेला की कदानी का लड़की पर बहुत सद्भाव छढ़ा। वह सिण्डेला बनना चाहती थी। इसी कारण वह कड़ी सदाएँ में भी कोयले के स्टोर में सोई और अपनी जान से हाथ छो नैकी।
- उ०६. सिण्डेला की कदानी से बिक्रबिक्रित शिक्षा मिलती है:-
इसे नौकरों के प्रति सद्भाव रखना, अद्यभाव दूर करना तथा गरीबों को शिक्षित करना चाहिए।
- उ०७. नौकरानी लड़की के वित्तन से लेखिका ने बाल मनोविज्ञान पर प्रकाश डाला है। जैसे- कच्चों में रंगीन किलाएं देखने और छूने की आवश्यकता करने की आवश्यकता न करने का आवश्यक।
- उ०८. मुख्य की झोपड़पट्टी में रहने वाले जात-जात को लेकर

१

आपस में लड़ाई-झगड़ा करते हैं। वे अनपढ़ होते हैं, उनके जीवन में अज्ञानता का अनधिकार छाया रहता है। वे लोग शराब पीकर हुड़देंग करते हैं।

उ०.९ अस्पताल में नौकरानी लड़की की मृत्यु हो जाती है। जीसरी गलाई लेखिका को वहाँ से लेकर भाग आती है, नौकरानी की मृत्यु उन लोगों के लिए एक मामूली बात है। एक तरफ गरीब की ज़िंदगी है और दूसरी ओर धनवानों की। दोनों में बहुत फासला है। मानो ज़िंदगी के ज़िंदगी से फासले।

पाठ-३ जगमूर्ति की चित्रकला

उ०.१ लीला कलाएँ काँच हैं - साहित्यकला, संगीतकला, चित्रकला, मूर्तिकला, और नृत्यकला।

उ०.२ मानव की प्राचीनतम लिखि चित्रों की लिखि है।

उ०.३ अन्य कलाओं की तुलना में चित्रकला एक ऐसी सरल कला है जिसे प्रत्येक व्यक्ति आसानी से समझ सकता है। इसको समझने के लिए किसी विशेष ज्ञान का दोनों ओर आवश्यक नहीं। इसी कारण यह एक विश्वव्यापी कला के क्षेत्र में जाती जाती है।

उ०.४ जगमूर्ति की चित्रकला का जन्म सत्रहवीं शताब्दी में हुआ।

उ०.५ कृष्णल पाल का दरबारी चित्रकार देवदास था। उसने रसगंजी नामक विश्व विद्यालय चित्रावली चित्रित की,

उ०.६ अठारहवीं शताब्दी का छत्तरार्धे जगमूर्ति कला का सर्वो युग इसालिए भाव जाता है क्योंकि इस कला में बहुत से चित्रकार हुए। उनके सुन्दर का स्तर भी ऊँचा रहा। बहवन्त देवगंगिकार रखेते हुए चित्र बहुत ही उत्कृष्ट हैं था।

अ०.७. परिषद संसार चंद ने जम्मू कश्मीर को जीवन रखने के लिए पुरानी और नई शैली के मिशन के बित्र बनाए। इन प्रयोगों की बड़ी प्रशंसा हुई, अहं देश-विदेश में देसे, रक्षादेश एवं सराहे गए। इसमें अनेक व्यक्ति वित्त दिया गया था।

अ०.८. जम्मू की कला के प्रसिद्ध समकालीन वित्तकार हैं— डॉ. पी. शर्मा सारथी, देवदास तथा गिरधारी लाल।

अ०.९. पहाड़ी वित्तकर्ता के वित्तों के रंग देश राजा लगते हैं। वित्तों की रेखाएं पूरी रक्षण से सच्ची हुई हैं। वित्त आवना और कला के अद्वितीय नमूने हैं।

पाठ.५. हँसी के मुरझी

अ०.१. लेखक को शर्मा सालों बाद मिले। इन सालों के बीच अनेक परिवर्तन हुए। शर्मा पहले एक अखबार में उप-संपादक थे। परन्तु आज उनकी छालत बहुत ही श्वसान हो चुकी थी। लेखक उनकी दशा देखकर बिचारों में स्को गया और सोचने लगा कि इस काल-खण्ड में न जाने क्या-२ हो गया।

अ०.२. यह वाक्य शर्मा का है। कभी शर्मा अखबार में उप-संपादक थे। इसलिए अलग-अलग विषयों तथा लोगों के जीवन पर किसी कहानियों लिखते थे। परन्तु आज वह खुद किसी कहानी का विषय बन गए है। आधिक तंगी ने उन की छालत बिगड़ा कर दरब दी है। इसी शिर लेखक शर्मा से यह वाक्य कहता है।

अ०.३. जब मनुष्य मुसीबतों में पँस कर रोल-चिलात है तो उसे कोई समाधान नहीं सूझता। फिर वह रो-ओ कर अपनी मुसिकों पर हँसने लगता है। इसी में मनुष्य की बेहतरी है। रोने से उसे कुछ छासल नहीं होते बाबा। जीवन में उतार-चढ़ाव ले आते ही हैं।

अ०.४. हर एक भाला-फिला अपने बच्चों को ऊँची शिक्षा देना

③

चाहता है लेकिन उस का आवे बाटा जीवन सुख-सुखियाओं से परिवृणि हो सके। शर्मा जी अपनी भव अभिनाशा जीवन के कारण पूरी न कर सके।

उ०.५. शर्मा जी का जीवन बहुत ही कुर्खा था। क्योंकि उन का कमाऊ बेटा अचाक की मौत का शिकार हो गया। जीवन बहुत विघ्न हो गई। उन्हें एक संस्था में नौकरी मिली। वहाँ उन पर गबन का आरोप लगा और कैद की सज़ा काटनी पड़ी। छोटा बेटा ऐसे न होने के कारण पढ़ाई कर सका। बेटी विवाह योग्य है पर दैदेज न होने के कारण उस से कोई शादी करने की तैयार नहीं है। आधिक तंगी के कारण उस का स्वास्थ्य भी बिजड़ चुका है।

उ०.६. शर्मा जी ने संस्था की अपेक्षा परिवार को इसलिए तुना क्योंकि परिवार के प्रति कायित्व होते हैं, अपनत्व की आवना होती है। इन्हीं दो बातों को शर्मा जी ने आधिक महत्व दिया।

उ०.७. लेखक शर्मा जी की आधिक तंगी को समझ गया था। जब वह हर बार पर हँसता तो लेखक को ऐसा प्रतीत होता था कि वह उस से कुछ लेपयों की माँग करेगा। शर्मा की हँसी से लेखक हर बार कोई कुछ अलग ही अंदाज़ा लगाता रहा। लेखक के हर बार काम में उपेक्षा के आव दिये थे।

उ०.८. जब भी शर्मा अपने और परिवार की बात का बर्णन करता तो लेखक को लगता कि उपव वह ऐसा माँगेगा, परन्तु शर्मा ने लेखक के आगे कभी हाथ नहीं फैलाया।

उ०.९. शर्मा जी के लड़के ने पत्र द्वारा लेखक को अपनी संकरपूर्ण आधिक हालत का विवरण दिया। उसने लिखा कि हारे कान्ध आप को असुविधा हुई। मैं क्या करता, हारे पास कांध भी नहीं था। पत्र पढ़ कर लेखक के विचारों में तबदीली आ गई। उनकी ऊँसों के सामने शर्मा जी का छाक लगाता हुआ चेहरा उभर आया। उस का हृदय कक्षण से भर गया।

पाठ-५ जीवन में हास्य विनोद का भूत्त

- उ०.१. (क) काम करने की प्रवृत्ति (ख) जोखिम उठाने की प्रवृत्ति
 (ग) हँसने एवं रोने की प्रवृत्ति (घ) शोक भनाने की प्रवृत्ति
 (ड) क्रोध करने की प्रवृत्ति
- उ०.२. हास्य विनोद के अभाव में जीवन ज्यादा दुर्बल बन जाता है।
- उ०.३. जापानी कवि नागनी के अगवान से यह वरदान माँगा कि जीवन की विषरीति परिस्थितियों में उस के चेहरे पर सैक्षण्यक मुरकान बनी रहे।
- उ०.४. लेखक के अनुसार हास्य-विनोद जीवन में प्रभावशक है तथा इस के अनेक लाभ हैं। इस से व्यक्ति सुखी जीवन व्यतीत करता काल तक यौवन का आनंद लूटता है। व्यक्तिगत जीवन के सफलता प्राप्त करता है। इस के अतिरिक्त हास्य-विनोद शरीर और भूमि को स्वस्थ रखता है तथा अनुष्टुप्य को लखकी उम्र श्री व्रदान करता है।
- उ०.५. कठोर परिश्रम, सच्ची लगन, दुष्कर संकल्प एवं हँसने सुख रवभव आदि जीवन में सफलता पाने के रहस्य हैं।
- उ०.६. जीवन में कोई भी कान युद्धी ग्राह करने वाली होती। किसी भी कला में निषुणा ग्राह करने के लिए निरन्तर अभ्यास की ज़रूरत होती है। उदाहरण के लिए वित्तकाणा अथवा संगीतकाणा में निषुणा पाने के लिए निरन्तर अभ्यास करना पड़ता है।
- उ०.७. भाषण, वार्तालाप और लेखन में हास्य-विनोद के विकायोग से उनमें प्रभावशालिन एवं मनोरंजकता आ जाती है।
- उ०.८. असर्यादित और असमयानुकूल हास्य विनोद कष्ट देने वाला और उपचासजन्य होता है। इसलिए इसे मर्यादित और समयानुकूल बनाना आवश्यक है।

4

पाठ - 6 प्रेमचन्द्र

- 30.1 वे घर पर सौतेली औं से परेशान हो जाते थे,
- 30.2. तीव्र लगत।
- 30.3. इन चेतियों से प्रेमचन्द्र के हँसमुख एवं चंचल स्वभाव का पल चलता है।
- 30.4. प्रेमचन्द्र का बचपन बड़ी कठिनाईयों में बाता। वे अभी सात ही वर्ष के थे कि भात का देहान्त हो गया। पिता ने दूसरा विवाह कर लिया। सौतेली औं उन्हें बात-बात पर डाँथती थी। प्रातः नास्की सेटियों खाकर नास के गाँव में मोलवी साहब से पढ़ने जाते। दोपहर के लिए जो और भट्टर का चकना लेकर चल देते। पिता ने छोटी उम्र में ही उनका विवाह कर दिया। इस से उन का जीवन और भी मुहिमल हो गया। पिर कुछ समय बाद पिता का निधन हो गया। पिता के निधन के बाद आधिक स्थिति और बिगड़ गई। ऐसी अदालत आई कि प्रेमचन्द्र जी के फाँव में जूते ब थे।
- 30.5. प्रेमचन्द्र ने शिवरानी नामक एक बाल विधक से दूसरी शादी करली। शिवरानी उनके लिए बरकान साकित हुई। उसने अपने पति को हर प्रकार का सहयोग किया। शिवरानी के सहयोग तथा स्नेह से प्रेमचन्द्र में एक बड़ी स्कूलिं आई। वे अपने लक्ष्य को काने के लिए तन-मन से छुट गए।
- 30.6. स्वतन्त्रता आनंदोलन में प्रेमचन्द्र जी ने बड़ी महत्वपूर्ण भूमिका निभाई। प्रेमचन्द्र को कभी जेल जाने का अवसर प्राप्त वासियों को स्वतन्त्रता संग्राम में अपनी जाहिरत देने के लिए नहीं हुआ पर अपनी लेखनी के जात्ययन से उन्होंने लाखों अरत-प्रेरित किया। सन् 1910-11 में देशभक्ति की आवना से ओत-तोत कहानियों का एक संग्रह 'सोजे बरन' अंग्रेजी संस्कार के जट्ट कर लिया। उनकी स्वतन्त्रता की दीन दुरियों की आहा और मंज़ूरियों का, दिल को ढूँ लेने का लक्षण निलंग है।

30.7 प्रेमचन्द्र का व्यक्तित्व उनके विशेषताओं का संगम था। वे हर से ज्यादा भेहती थे, उन्होंने अथवा परिक्रम से लगभग 300 कहानियाँ तथा 12 उपन्यासों की रचना की, वे स्क्रापियारी थे। अपने स्क्रापियार की रक्षा के लिए उन्होंने 1920 ई० में सरकारी नौकरी छोड़ दी। वे समाज सुधारक थे। उन्होंने शिवराम नाम की बाल विधवा से विवाह करके समाज की संकीर्णता पर गहरी चोट की।

30.8 प्रेमचन्द्र हिन्दी के सर्वश्रेष्ठ कथाकार के रूप में प्रख्यात है। उन्हें हिन्दी का अन्यास स्मारक माना जाता है। उन्होंने अनेक अनूल्य सुस्तके हिन्दी साहित्य की ओट की जो इस प्रकार है:-

कहानी संग्रह - सप्त सुमन, सप्त सरोज, प्रेम प्रसून, प्रेमलीय प्रेम पर्वती, प्रेम गुणमा, सत्य सुमन तथा मार सरोबर। अन्यास - प्रतिज्ञा, सेवा-सदन, वरदान, प्रेमज्ञम, रंगभूमि, काया कल्प, निर्मिला, गवल, कर्मचारी तथा गीदान। नाटक - संग्राम कर्मिला, प्रेम की बेटी। विकन्ध - कुद विचार, साहित्य का उद्देश्य, तत्त्ववार और त्याग।

30.9 बिना विज्ञान किए वे दिन-रात लिखते रहते थे,

ठ्याकुरण - सर्वनाम

30.10 जिन शब्दों का प्रयोग संक्षा के स्थान पर किया जाता है वे सर्वनाम कहलाते हैं। जैसे - मैं, तुम, वह, यह, कौन, वे आदि।

30.2 सर्वनाम के दृढ़ अंदर होते हैं:-

1. पुरुषवाचक सर्वनाम
2. विश्ववाचक सर्वनाम
3. अविश्ववाचक सर्वनाम
4. संबन्धवाचक सर्वनाम
5. प्रश्नवाचक सर्वनाम
6. निजवाचक सर्वनाम